ایک بیش بہا علمی تحفہ

"الاتحاف"

(از ، محمد منظور نعمانی)

حضرت استاذ مولانا سید محمد انور شاہ قدس سرہ جن کے وصال پر ابھی پورے تیس سال بھی نہیں گزرے ہیں، ان کے علمی مقام سے صرف وہی اہل علم کچھ واقف ہیں جنھیں ان کے قریب رہنے یا اُن سے استفادہ کرنے کا کافی موقع ملا، ان کے خاص معاصر اور ان کے استاذ شریک حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے اپنی کتاب 'فتح الملہم شرح صحیح مسلم' میں ان کے بارہ میں جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ "لم تر العیون ولم یرھو نفسہ مثلہ" (کہ نہ اس زمانے کے دوسرے لوگوں نے ان جیسا کوئی دیکھا اور نہ خود انھوں نے اپنے مثل کسی کو دیکھا) اس عاجز کے نزدیک یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس میں ذرہ برابر مبالغہ نہیں ہے، حق یہ ہے کہ جنھوں نے نہیں دیکھا وہ آسانی سے یقین بھی نہیں کر سکتے کہ اس دور میں بھی کوئی ایسا متبحر عالم ہو سکتا ہے ــــــ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اصل علمی خصوصیت تو ان کی جامعیت تھی، جس موضوع اور جس مسئلہ کے متعلق سوال کیا جاتا ایسا معلوم ہوتا کہ شاید یہی ان کی تحقیق و مطالعہ کا خاص موضوع ہے اور گویا ابھی اسکے مالہ وما علیہ کا مطالعہ فرما کر اور پوری تیاری فرما کر تشریف لائے ہیں، لیکن اس جامعیت کے باوجود فن حدیث میں ان کا اشتغال نسبتاً سب سے زیادہ تھا اور حدیث کے مطالعہ میں تقریباً تیس سال تک حدیث کے ساتھ فقہ حنفی کی تطبیق انکی توجہ کا خاص مرکز رہا اس لئے اس خاص پہلو سے ان کا مطالعہ بہت

وسیع اور اس دائرہ میں ان کا مقام بہت ہی بلند تھا۔ انکے اوقات کا بڑا حصہ کتابوں کے مطالعہ ہی میں صرف ہوتا تھا اور دستور یہ تھا کہ جہاں کوئی ایسی بات نظر پڑتی جس کے متعلق خیال ہوتا کہ فلاں اہم مسئلہ پر اس سے روشنی پڑتی ہے یا فلاں اشکال کے حل میں اس سے مدد مل سکتی ہے یا فلاں بات کی تردید یا تائید ہوتی ہے تو اسکو نوٹ فرماتے جاتے۔ لیکن چونکہ یہ نوٹ اپنے ہی واسطے لئے جاتے تھے اس لئے عموماً بس اشاروں ہی پر اکتفا فرماتے تھے ایسے نوٹوں کے کاغذات کی گڈیاں کی گڈیاں تھیں جو حضرت کے کمرے کے اوپر کے تختوں پر رکھی رہتی تھیں ایک دن اس عاجز کے سامنے ہی ان گٹھریوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہماری ساری عمر کی محنت ہے لیکن ایسے حال میں ہے کہ دوسرے اس سے نفع نہیں اٹھا سکیں گے۔

مولانا ظہیر احسن شوق نیموی مرحوم کی معرکۃ الآرا کتاب "آثار السنن"[5] (جسکی تالیف میں حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ بھی شریک رہا تھا) اس میں جو مباحث اور مسائل آئے ہیں ان سے متعلق اپنے مطالعہ اور غور و فکر کے خاص نتائج نوٹ کرنے کے لئے حضرت نے اسی کا اپنا مملوکہ نسخہ غالباً مخصوص فرما لیا تھا۔ ان مباحث کے متعلق جو چیز کہیں نظر سے گزرتی یا ذہن میں آتی آپ اسکو آثار السنن کی اسی بحث میں حاشیہ پر یا بین السطور میں بس اشارے کے طور پر نوٹ فرما دیتے۔ بعض ایک ایک صفحے میں پچاسوں نوٹ اور پچاسوں حوالے ہیں، جو

---

[5] اسی صدی ہجری کی لکھی ہوئی اس معرکۃ الآرا کتاب اور اسکے مصنف مولانا ظہیر احسن شوق نیموی مرحوم سے ہندو پاک کے علمی حلقے خوب واقف ہیں، مولانا مرحوم نے یہ کتاب اب سے قریباً ساٹھ ستر سال پہلے اس دور میں لکھنی شروع کی تھی جب ہندوستان میں جماعت اہل حدیث اور علماء احناف کے معرکے شباب پر تھے۔ علامہ مرحوم فن حدیث میں بڑی ماہرانہ بصیرت رکھتے تھے اور حدیث کے ساتھ فقہ حنفی کی تطبیق حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح انکا بھی خاص موضوع تھا، وہ خالص محدثانہ انداز میں آثار السنن کے نام سے حدیث کی ایک ایسی جامع کتاب مرتب کرنا چاہتے تھے جس کے مطالعہ سے فقہ حنفی کے بارے میں اطمینان ہو جائے کہ وہ حدیث نبوی کے خلاف نہیں ہے اس کتاب کے ابھی صرف دو ہی حصے مرتب ہو کر شائع ہونے پائے تھے کہ مولانا مرحوم کی زندگی کا آفتاب غروب ہو گیا رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ الابرار الصالحین۔ (ان دو حصوں میں صرف کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ سے

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حوالے نادر اور قلمی کتابوں کے ہیں ان میں تو بقدر ضرورت کتاب کی اصل عبارت حضرت نے لکھدی ہے اور جو ایسی کتابوں کے ہیں جن کا ملنا زیادہ مشکل نہیں ہے ان کے بس صفحے کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔

آثار السنن کا یہ نسخہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات میں محفوظ رہا، لیکن اگر یہ صرف حضرت کے وارثوں کے پاس محفوظ رہتا تو نہ عام اہل علم کو اسکی اطلاع ہوتی نہ ہر ایک اس سے استفادہ کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ہی کے تلامذہ میں سے اپنے ایک خوش نصیب بندے مولانا الحاج محمد ابن موسیٰ میاں (جوہانسبرگ جنوبی افریقہ) کو توفیق بخشی انھوں نے یہ نسخہ حاصل کرکے "مجلس علمی" کی طرف سے اسکے چند عکسی نسخے لندن میں ایک جدید طریقہ سے تیار کرائے اور ہندوستان و پاکستان کے چند مرکزی دینی اداروں اور حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ سے خاص تعلق رکھنے والے چند اشخاص تک پہنچادیئے۔ اللہ تعالیٰ انکی اس خدمتِ جلیلہ کو قبول فرمائے اور اپنے خزانۂ رحمت سے پوری پوری جزا ان کو عطا فرمائے۔

اسی عکسی نسخہ کا نام "الاتحاف لمذھب الاحناف" ہے، آثار السنن کے دونوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱) متعلق حدیثیں آئی ہیں) ـــــــــ فن حدیث میں بصیرت رکھنے والے علماء احناف کا تو گویا اس پر اتفاق ہے کہ یہ کتاب تحقیق کا شاہکار اور اپنے موضوع و مقصد میں غیر معمولی درجہ میں کامیاب ہے۔ ہمارے استاذ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس سرہ اس کتاب کے بڑے مداح اور اسکے مؤلف علامہ نیموی مرحوم کی مہارت فن اور وسعت نظر کے بہت معترف تھے۔ کتاب کے آخر میں ان کے دو مدحیہ عربی قصیدے بھی چھپے ہوئے ہیں جن سے کتاب اور اسکے مصنف کے بارے میں ان کے احساسات و جذبات کا اندازہ کیا جاسکتا ہو راقم نے جیسا کہ اوپر لکھا ہے اس کتاب کی تالیف میں حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ بھی شریک رہا تھا اس عاجز نے اب سے ۴۰ سال پہلے درس ہی میں خود حضرت کی زبان سے اسکی پوری تفصیل سنی تھی اور افسوس ہو کہ اسکو نوٹ نہیں کیا تھا اس لئے صرف حافظہ ہی کی مدد سے اسکو ناظرین کے لئے حوالہ قلم کرتا ہوں، اگر کوئی غلطی ہو تو اسکی ذمہ داری میرے حافظہ پر ہے، بہرحال مجھے حضرت کے بیان کا جو خلاصہ اس سلسلہ میں یاد رہ گیا ہو وہ یہ ہے کہ:۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حصے ایک ہی جلد میں جمع کر دیئے گئے ہیں، شروع میں حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد یوسف بنوری (دامت فیوضہم) کے قلم سے اس عکسی کتاب "الاتحاف" کا تعارف ہے، آثار السنن کے حاشیہ پر اور بین السطور میں جو نوٹس ہیں وہ تو عموماً آثار السنن کے مباحث ہی سے متعلق ہیں لیکن شروع کے اور آخر کے سادہ اوراق کے سیکڑوں نوٹ دوسرے مختلف موضوعات و مسائل سے متعلق ہیں۔ اس ناچیز کا اندازہ ہے کہ شروع اور آخر کے چار پانچ ورقوں میں جو نوٹ اور حوالے ہیں اگر ان کو افادۂ عام کے لئے کوئی قاعدہ سے ایڈٹ کرے تو متوسط ضخامت کی ایک پوری کتاب صرف ان متفرق نوٹوں سے تیار ہوجائے گی — پھر آثار السنن کے بعض ایک ایک صفحہ پر جو نوٹ اور حوالے ہیں اگر تصنیفی زبان میں ان کو مرتب کیا جائے تو ایک ایک صفحہ کے نوٹوں اور حوالوں سے ایک ایک ضخیم رسالہ تیار ہوگا۔

یہاں اس کا اظہار بھی ضروری ہے کہ ان نوٹوں کی حیثیت حواشی کی نہیں ہے بلکہ زیادہ تر

(بقیہ حاشیہ صہ ۹۲) "مولانا نیموی مرحوم نے جب یہ کتاب لکھنی شروع کی تو اس کا پہلا جز حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ (یعنی شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن نور اللہ مرقدہ) کی خدمت میں دیوبند بھیجا اور لکھا کہ میرا ارادہ ہے کہ جتنا جتنا میں لکھتا جاؤں آپ کی خدمت میں بھیجتا رہوں آپ اس میں جو ترمیم و اضافہ مناسب خیال فرمائیں وہ لکھ کر مجھے واپس کر دیا کریں اس طرح یہ کتاب زیادہ مکمل اور زیادہ مفید ہوجائیگی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ملاحظہ فرماکر یوں ہی واپس فرمادیا اور لکھ دیا کہ جس طرز پر آپ یہ کتاب لکھ رہے ہیں (یعنی خالص محدثانہ طرز پر) میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔ اپنے ایک عزیز دوست کا پتہ لکھتا ہوں آپ ان سے مراسلت کریں انشاء اللہ وہ اس سلسلہ میں آپ کو مفید مشورے دے سکیں گے، اور حضرت نے میرا پتہ انکو لکھدیا — مولانا نیموی مرحوم نے اضافہ و مشورہ کی فرمائش کے ساتھ کتاب کا وہی حصہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے گرامی نامہ کے ساتھ میرے پاس بھیجیا، میں نے اس پر جو اضافے مناسب سمجھے کئے، جن کی مقدار اصل سے دوچند کے قریب تھی، لیکن میرے یہ اضافے زیادہ تر معنوی مباحث سے متعلق تھے، علل و اسانید سے متعلق مباحث میں اضافہ کی گنجائش ہی بہت کم تھی۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

بس اشارے ہیں جو غالباً اپنے ہی لئے نوٹ کئے گئے تھے اس لئے اِن سے استفادہ جتنا کچھ بھی کر سکتے ہیں صرف خواص اور وہ بھی بڑی محنت کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ ان چند عکسی نسخوں کے تیار ہوجانے کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ یہ دولت ضیاع کے خطرہ سے انشاء اللہ محفوظ ہو گئی ـــــ اب ضرورت ہو کہ اس خزانہ کو عام استفادہ کے لائق بنانے کی بھی کوشش کی جائے اس کارِ عظیم کی توقع حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے صرف حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ہی سے کی جاسکتی ہو۔ انھوں نے جیسا کہ اپنے "تعارف" میں تحریر فرمایا ہے حضرت استاذ قدس سرہ کی حیات میں اس سلسلہ میں کچھ کام کیا بھی تھا۔

مجلس علمی جوہانسبرگ جنوبی افریقہ کی طرف سے "الاتحاف" کے عکسی نسخے ہندوستان پاکستان کے جن دینی اداروں اور جن حضرات اہل علم کو دیئے گئے ہیں انکی تفصیل جو ناچیز کو مجلس علمی کی طرف سے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے۔

کتب خانہ دارالعلوم دیوبند، کتب خانہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب صدر مفتی دارالعلوم دیوبند، مولانا سید انظر شاہ صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند، مجلس علمی سملک (ضلع سورت) مجلس علمی کراچی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (کراچی) حضرت مولانا بدر عالم صاحب (مدینہ طیبہ) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (مؤ ضلع اعظم گڈھ)

راقم سطور ناچیز محمد منظور نعمانی کو بھی ایک نسخہ مرحمت فرمایا گیا ہے۔

یہ تفصیل یہاں اس لئے لکھدی گئی ہے کہ جو صاحب علم کسی وقت "الاتحاف" سے استفادہ کرنا چاہیں انکے علم میں یہ رہے کہ اسکے نسخے کہاں کہاں موجود ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ) مولانا نیموی مرحوم نے میرے یہ اضافے ملاحظہ فرما کر مجھے لکھا کہ میں یہ کتاب محدثین کے طرز پر لکھنا چاہتا ہوں اس لیے علل و اسانید سے متعلق آپ کے اضافے تو میں کتاب میں شامل کر لوں گا لیکن دوسری قسم کے اضافے میں نہ لے سکوں گا، اس کے بعد وہ اسکے اجزاء برابر بھیجتے رہے اور میں اپنے مشورے لکھتا رہا۔

April 1960 and May

بابت ماہ رمضان، شوال و ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ مطابق اپریل و مئی ۱۹۶۰ء

قیمت :- ایک روپیہ عہ

سالانہ چندہ

ہندوستان سے -/5 (پانچ روپیہ)

پاکستان سے -/6 (چھ روپیہ)

غیر ممالک سے ــــ دس شلنگ

اہل پاکستان کیلئے ترسیل زر کا پتہ

سکریٹری ادارۂ اصلاح و تبلیغ۔ آسٹریلین بلڈنگس لاہور

فہرست مضامین

اگر اس دائرے میں ◯ سُرخ نشان ہے، تو

پ کی مدت خریداری ختم ہوگئی ہے، براہ کرم آئندہ کیلئے سالانہ چندہ ارسال فرمائیں یا خریداری کا ارادہ نہ ہو تو مطلع فرمائیں، چندہ یا کوئی دوسری اطلاع ۳۰ مئی تک دفتر میں آجانی چاہیے، ورنہ اگلا رسالہ بصیغۂ وی پی ارسال کیا جائے گا ——— **پاکستان کے خریدار** اپنا چندہ سکریٹری ادارہ اصلاح و تبلیغ، آسٹریلین بلڈنگ لاہور کو بھیجیں، اور منی آرڈر کی رسید ہمارے پاس فوراً بھیجدیں ——— **تاریخ اشاعت** :- رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں روانہ کر دیا جاتا ہے، اگر ۲۰ تاریخ تک بھی کسی صاحب کو نہ ملے، تو مطلع فرمائیں۔ انکی اطلاع ۲۵ تاریخ کے اندر آجانی چاہیے، اسکے بعد رسالہ بھیجنے کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی!

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ :-

دفتر الفرقان ۔ کچہری روڈ ۔ لکھنؤ

(مولوی) محمد منظور نعمانی پرنٹر و پبلشر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر الفرقان کچہری روڈ لکھنؤ سے شائع کیا